

۲۹



فردوس کے وارث کون؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ
فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَى
أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنْ
ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ
هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

المؤمنون - ۱۱

دو یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے۔ جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں اور جو لغویات سے
اعراض کرتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں کہ ان پر وہ قابل طہارت
نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی لوگ زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی
امانتوں اور عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ
وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

المؤمنون - ۱۱

انفاق فی سبیل اللہ

حدیث دل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز دوستو اور محترم ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ساری تعریفیں اور ستائشیں اسی ذات کو سزاوار ہیں جس نے ہمیں دینِ مبین کو سمجھنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام اللہ کے اس نیک بندے پر جس نے امانت دار ہونے کا حق ادا کر دیا اور دینِ اسلام پر پوری طرح عمل کر کے دکھا دیا کہ یہ شریعت ہم خاکی انسانوں ہی کے لئے اتری ہے۔

حبُّ اللہ کو بحیثیت مجموعی بہت پسند کیا گیا اور ہماری ناچیس کروڑوں کوششوں کو سراہا گیا جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالانے کے ساتھ ساتھ قارئین کے بھی ممنون ہیں۔ جہاں جلد کو پسند کیا گیا ہے وہاں ہماری غلطیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان تمام ساتھیوں کا بے حد شکریہ۔ انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی کہ ان غلطیوں کا اعادہ نہ ہونے پائے۔ بعض ساتھیوں نے ہمیں قیمتی مشورے اور مفید تجاویز بھیجی ہیں جو ہم نے نوٹ کر لی ہیں۔ ایک ”درد من لہ“ مشورہ جو اکثر ساتھیوں کی طرف سے آیا ہے، کہ ”ہم اس جلد کی کوئی قیمت مقرر کیوں نہیں کر لیتے تاکہ محض مالی دشواریوں کی وجہ سے اسکی اشاعت میں کوئی تعطل پیدا نہ ہو اور یہ ہر ماہ باقاعدگی سے چھپتا رہے۔“ اس فخرانہ مشورے سے جہاں ہمیں یہ اطمینان ہوا کہ ساتھی ہماری

مشکلات سے بخوبی واقف ہیں، وہاں یہ افسوس بھی ہوا کہ اب تک اس سلسلے میں ساتھی ہمارے نقطہ نظر کو نہیں سمجھ سکے۔ ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہم اس جلد کی کوئی قیمت مقرر نہیں کریں گے، کیونکہ یہ بھی اللہ کے دین کی تبلیغ و اشاعت ہی کا ایک حصہ ہے جس کی قیمت بہ حال دنیا میں تو مقرر نہیں کی جاسکتی ہاں البتہ آخرت میں اس کی جو قیمت اٹھے گی اور جس نازک موقع پر یہ کام آئے گی اس کو الفاہانے اور بچے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اس موقع پر اپنے ان ساتھیوں سے یہ بات ضرور کہنی ہے جو پورے عقل و شعور کے ساتھ مسلمان اور چمکے ہیں اور اس ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ جو صحیح دین انہوں نے،



مدیر مسئول — ابو عبد اللہ
نائب مدیر — طارق نسیم

کتابی سلسلہ



مقام اشاعت خط و کتابت کا پتہ :
دفتر حبیب اللہ

۲۵- سی۔ گلشن رفیع

ملیر سٹی۔ کراچی ۳۳

مقام سے لیتھو آرٹ پریس کراچی

پایا ہے اسے دوسروں تک بھی پہنچنا چاہیے اور دوسرے ادیان باطل کے مقابلے میں ایک اللہ ہی کا کلمہ سر بلند ہونا چاہیے تو انہیں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ غیر معمولی کام اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ ہم اپنا وقت اور اپنی جسمانی توانیاں لگانے کے ساتھ ساتھ مالی تعاون بھی پیش نہ کریں اور ————— ”حرجاں طلبی مذاہبہ نیست“ ”حرج زر طلبی سخن دزدین جاست“ والی بات نہیں رہتی چاہیے اور یہ کوئی ہماری بات نہیں بلکہ خود اس قادر مطلق نے جس کا یہ دین ہے اور جو اگر چاہے تو صرف ایک ”کن“ سے سب کچھ کر سکتا ہے، مگر صرف ایمان والوں کے دعوے کی سچائی اور اخلاص کو پرکھنے کے لئے اپنی کتاب قرآن مجید میں کم و بیش بائیس مرتبہ دین کی سر بلندی و سر فرازی کی خاطر مال خرچ کرنے پر اکسایا ہے۔ اس مالک الملک نے کہیں اس بات کا حکم دیا ہے اور کہیں اور اس کو ایمان کا لازمی جز قرار دیا ہے۔ کہیں لیکو کار رہنے کی مشروط ہی یہ بیان کی ہے تو کس مقام پر اپنے دین کی راہ میں مال خرچ کرنے کو اپنے سے تقرب و رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ اکثر جگہوں پر یہ بھی فرما دیا ہے کہ یہ مال جو تم ہمارے کلمہ کی سر بلندی و سر فرازی کے لئے خرچ کر رہے ہو یہ تو دراصل ہمارے ذمہ قرض ہے اور قرض بھی ایسا جو قرض حسن کہلاتا ہے کہ جب تمہیں لوٹا یا جائے گا تو نہ صرف یہ کہ کئی سو گنا بڑھا چڑھا کر لوٹایا جائے گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اجسیر کھرم بھی عطا ہوگا۔

بالکل شروع کی سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں مالک متسرآن حکیم کو ان متقیوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ قرار دیتا ہے جو نہ صرف یہ کہ غیب پر ایمان لائیں، نماز قائم کریں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جو مال اللہ نے انہیں دیا ہے اس میں سے (دین کی راہ میں) خرچ کریں۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ الذِّكْرَ الَّذِي هُذِيَ لِيُذَكِّرُوا بِالْغَيْبِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۳۱﴾ البقرہ ۳۱

اسی سورۃ میں آگے چل کر باقاعدہ حکم دیا گیا ہے کہ

وَالْفُقَرَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تَقْلُوا بِيَدَيْكُمْ إِلَى الثَّغْلِكُمْ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۵﴾ البقرہ ۳۵

”اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسن کو پسند کرتا ہے۔“ اسی سورۃ البقرہ کی ۲۱۹ ویں آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ کی راہ میں سب کچھ خرچ کرنا چاہیے۔

وَمَا يَذْكُرْكَ مَا دَامَ يُغْنِيكَ ذَلِكَ الْغَنَىٰ ۖ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لُكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿۵﴾ النِّسَاء ۵

”جو چاہتے ہیں ہم راہ خدا میں کیا خرچ کریں؟ کہو، جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو۔“ اسی سورۃ البقرہ کی ۲۵۵ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت میں مال خرچ کرنے کو اپنے ذمہ قرض قرار دیا اور قرض بھی ایسا جو کئی گنا بڑھا چڑھا کر ایسے وقت واپس کیا جائے گا جس وقت دنیا کا کوئی مال بچھڑا اس قرض کے کام نہ آئے گا۔ مالک الملک مسلمانوں سے سوال کرتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ﴿۶﴾ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ مَن يَشَاءُ ۚ

”تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ قرض حسن مثلاً کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے۔ اللہ ہی ہے جو تنگ دستی میں دیتا ہے اور کشادگی میں، اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔“ اور اس قرض حسن کو بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کی مثال ۲۶۱ ویں آیت میں اس طریقہ سے بیان کی گئی ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ﴿۶﴾ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ مَن يَشَاءُ ۚ

اور آگے چل کر انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو مالک نے خوشخبری سنائی ہے۔

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِالْإِيلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٤﴾

”جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور خفیہ کرنے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں“ (البقرہ - ۲۷۴) یہ تو صرف قرآن کی ایک ہی سورت، البقرہ کے حوالے دیئے گئے ہیں ورنہ تو مالک نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ مسلمان ہو جانے والوں کے جذبات انفاق کو ابھارا ہے مثلاً سورہ آل عمران میں فرمایا گیا ہے۔

لَسْتَ تَتَكَبَّرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢٥٥﴾

تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم محبوب رکھتے ہو، اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا“ (آل عمران - ۹۵)۔

سورہ انفال میں آیا ہے۔ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُغْلَبُونَ ﴿٥١﴾

”اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدل تمہاری طرف پلٹا یا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا“ (الانفال - ۶۰) اور سورہ الحج میں مسلمانوں کی نشانی یہ بتائی گئی ہے۔

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمُ وَالصَّالِحِينَ الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ وَرَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٥٢﴾

”جن کا دل یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سننے میں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں“ (الحج - ۳۵) اور سورہ الحمد میں تو انفاق فی سبیل اللہ کی باقاعدہ دعوت دی گئی ہے۔ هَٰذَا نِعْمَتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَلَوْلَا هَٰذَا لَكُمُ الْعَذَابُ لَوْلَا فَاسْتَفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخُلُ وَمَنْ يَبْخُلْ فَإِنَّمَا يَخْشَىٰ نَفْسَهُ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ﴿٦٩﴾

”دیکھو تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ اس پر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ سے بخل کر رہا ہے۔ اللہ تو مہربانی ہے۔ تم ہی اس کے محتاج ہو“ سورہ المائدہ - ۶۹۔

سورہ الصف میں مسلمانوں کو وہ نفع بخش تجارت بتائی گئی ہے جو انہیں عذاب الیم سے محفوظ رکھے گی۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدْرَكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ﴿٦٠﴾ تَكُونُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَنَجَاهُ وَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْسُوا إِلَيْكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ يَعْفُونَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَسُكُنُوهَا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٢﴾

”اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذاب الیم سے بچا دے۔ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جب ذکر اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور ابدی قیام کی جنوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔ مالک، ملک دین کی راہ میں مال خرچ کرنے سے پہلو دہی کرنے والوں کو سورہ المنافقین میں خبردار کرتا ہے۔ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ اسْكُرْ لِي أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَسْتَدِقْ وَأَكُنْ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٩٠﴾ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اس وقت وہ پکارے کہ ”اے میرے رب کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مدت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا“ المنافقین - ۹۰ اور سورہ انفال میں فلاح پانے کا راستہ اس طرح بتایا گیا ہے۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمِعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لَّأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقِفْ

شَحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٥﴾ إِنَّ تَقْرَضُوا مِنَ اللَّهِ قَرْضًا حَسَنًا يَضْعِفَهُ لَكُمْ وَيُعْزِلَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٦﴾

”جہاں تک تمہارے بس ہیں ہو اللہ سے ڈرتے رہو، سسناؤ اور اطاعت کرو اور اپنے مال خرچ کرو یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے، جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا، اللہ بڑا قدر دان اور بڑا بار ہے“ (التغابن، ۱۶-۱۷) اور سورۃ الحديد کا تو مرکزی مضمون ہی یہ ہے کہ مسلمانوں کو دین کی راہ میں مالی قربانیوں کے لیے ابھارا جائے اور یہ بات ان پر واضح کر دی جائے کہ غرض ربانی اقرار اور کچھ ظاہری اعمال ہی ایمان کے معنی نہیں ہیں بلکہ اللہ اور اس کے دین کے لئے مخلص ہونا ایمان کی اصل روح ہے اور جو شخص اس روح سے خالی ہو اور اللہ اور اس کے دین کے مقابلے میں اپنی جان و مال اور مفاد کو عزیز تر رکھے اس کا ایمان کھوکھلا ہے جس کی کوئی قدر و قیمت اللہ کے نزدیک نہیں ہے۔ ایمان کا لازمی تقاضہ ہے کہ آدمی اللہ کے دین کی سربلندی و سرفرازی کیلئے مال صرف کرنے سے پہلو نہ بچائے کیونکہ یہ مال دراصل اللہ ہی کی دین ہے جس پر انسان کو خلیفہ کی حیثیت سے کچھ عرصے کیلئے تصرف کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ کل یہی مال دوسروں کے پاس تھا، آج ہمارے پاس ہے، کل کسی اور پاس چلا جائے گا۔

ہمارے کام اس مال کا کوئی حصہ اگر آسکتا ہے تو صرف وہ جسے ہم اپنے زمانہ تصرف میں اللہ کی راہ میں خرچ کر چکے ہوں۔ اُولَٰئِكَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَانْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَحْفِلِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَانْفَقُوا اَلَيْسَ اَجْرُكُمْ كَبِيرًا ﴿١٧﴾

”ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو خلیفہ بتایا ہے۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور خرچ کریں گے ان کے لئے بڑا اجر ہے“ (الحديد-۱۷) اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانیاں دینا ہر حال قابل قدر ہے مگر اس کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ نے موقع کی نزاکت کے لحاظ سے متعین فرما ہے۔ جو لوگ اسلام کی منعت کی حالت میں اس کو سربلند کرنے کے لئے جانیں لڑائیں اور مالی قربانیاں دیں ان کے درجے کو ہر حال وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو اسلام کے غلبے کے بعد اس کو مزید فروغ دینے کے لئے جان و مال قربان کریں۔ اسی سورۃ الحديد میں اس بات کو یوں فرمایا گیا ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتِلٌ اُولَٰئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدِ وَقَاتِلُوا لَكُمْ وَاللَّهُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾

”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے، وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے ان کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے۔ اگرچہ اللہ نے دونوں ہی اچھے وعدے فرمائے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے“ (الحديد-۱۸) جس طرح مالک نے سورۃ البقرہ، سورۃ الانفال اور سورۃ التغابن میں ارشاد فرمایا ہے، اسی طرح سے اس سورۃ الحديد میں اس بات کو دوہرا فرمایا ہے کہ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْزِضُ اللّٰهُ قَرْضًا حَسَنًا فَيَضْعِفْهُ لَكَ وَلَكَ اَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٩﴾ ”کون ہے جو اللہ کو قرض دے۔ اچھا قرض۔ تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے اور اس کے لیے بہترین اجر ہے“ (الحديد-۱۹) اسی طرح آگے چل کر اسی بات کو اس انداز سے کہا گیا ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ قَبِيْلًا وَ الْمُصَدِّقِيْنَ وَاَقْرَضُوا اللّٰهُ قَرْضًا حَسَنًا يَضْعَفُ لَكُمُ وَلَكُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٠﴾

”صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض دیا ہے۔ قرض حسن۔ ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے اجر کبیر ہے“ (الحديد-۲۰) عبد اللہ ابن مسعود کی روایت ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور نبی کریم کی زبان مبارک سے لوگوں نے سنا تو ابوالدرداء صحابہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض چاہتا ہے“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ”ہاں۔ اے ابوالدرداء!“ انہوں نے کہا ”تو اپنا ہاتھ مجھے دکھائیے“ آپ نے اپنا باقی ان کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا ”میں نے اپنے رب کو اپنا باغ قرض دے دیا“ عبد اللہ ابن مسعود

فرماتے ہیں کہ ان کا بہت ہی بڑا باغ تھا، اس میں گھوڑے کے چھ سو درخت تھے، اسی میں ان کا گھر تھا اور وہیں ان کے بال بچے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کر کے وہ سیدھے اپنے گھر پہنچے اور باہر ہی سے بیوی کو پکار کر کہا "وحدارح کی ملان نکلی آؤ میں نے یہ باغ اپنے رب کو قرض دے دیا"۔ وہ بھی مومن خاتون تھیں، مجاہدے اس کے کچھ بوجھتیں فوراً بولیں "تم نے نفع کا سودا کیا ہے وحدارح کے باپ؟" اور اسی وقت اپنا سامان اور بچوں کو لے کر باغ سے نکلی گئیں۔ اس ایک واقعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قسم کا قرض ہے اور کیسا اجر کریم ہے جسے حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ کرام رضوان اللہ اجمعین تک بے چین رہا کرتے تھے۔ اب جو لوگ ہمیں اور ہمارے کام کو برحق سمجھتے ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ خود رضا کارانہ آگے بڑھیں اور اپنے مالک کو خوش کرنے کے لئے جنتوں کی لازوال بادشاہی حاصل کرنے کے لئے جتنا وہ سمیٹ سکتے ہوں سمیٹ لیں، اللہ تعالیٰ اجر کریم کے ساتھ اس دن ان کے اس قرض کو واپس کرے گا جس دن سوائے اس مال کے۔ دنیا میں خرچ کیا ہو کوئی مال ان کے کام نہ آئے گا، اور یہ کہ لَا يَكْفُكُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَاَبْقَرَةٌ "اللہ کسی تنفس پر اس کی قدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا"۔

وما توفيتي الا بالشد

والسلام عليكم ورحمة الله

آپ سب کا

(بوعب اللہ)

قال رسول الله

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ لَا يَخْلُفُ الْأَبْلَقُ رِجْلًا مَعَادِلًا، وَشَابُّ نَسَاءٍ فَمَادَةَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبًا مُعَلَّقًا بِمَا فَضَّلَ حَبِيبًا إِذَا اخْتَرَجَ مِنْهُ حَتَّى لَعَنُوا إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَعَابَا فِي اللَّهِ ابْتِغَاءَ عِلْمٍ وَتَشَرُّقًا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ حَسَنَاتُهُ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ أَمْسَرَ إِسْرَافًا ذَاتَ حَسَبٍ وَجَبَالٍ فَفُتَّاهُ أَخْبَأَ أَخْبَأَ اللَّهُ، وَرَجُلٌ تَعَدَّى بِحَسَبٍ قَسَا فَخُفَّاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا شَفِيقُ يَمِينِهِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

سات خوش نصیبوں کو اللہ اپنے سایہ میں اس دن جگہ دے گا جس دن سوائے اللہ کے سایہ کے کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

۱۔ عادل حکمران (۱) وہ نوجوان جس کی جوانی اللہ کی راہ میں گزری، (۲) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے یعنی جب مسجد سے نکلتا ہے تو دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے، (۳) وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں، اسی جذبہ کے ساتھ وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور یہی جذبہ لیے وہ جدا ہوتے ہیں، (۴) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں بہا پڑیں، (۵) وہ آدمی جس کو کسی اور پچھلے نیکان کی حسین و خوبصورت صورت نے دعوت گناہ دی اور اس نے کہا کہ میں اللہ سے خوف کھاتا ہوں، (۶) وہ آدمی جس نے اس طرح عہد کیا کہ اس کا باپ یا والدین جی نہیں جان سکا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔



عید میلاد النبی کی حقیقت

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے ماں باپ قرآن،
لاکھوں کروڑوں درود و سلام ان پر آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی
دو عیدیں ہیں ایک عید الفطر اور دوسری عید الانبیاء۔

سینکڑوں سالوں سے ہم نے یہ بھول کر رکھا ہے کہ عید الفطر تو ہماری
عید نہیں بلکہ عید الانبیاء ہے۔ اس کا نام اس قوم سے عید میلاد النبی
رکھا ہے۔ یہ تیسری عید ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو ہے جبکہ عید الفطر
اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش قرار دے کر منائی جاتی ہے۔ اسی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح تاریخ پیدائش میں عید الفطر منائی جاتی ہے۔
عمراتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے جلسے ہوتے ہیں اور جلوس نکلتے ہیں۔

غرض آج ہنگامہ ہمارے جو برپا ہوتا ہے اور اس کی وجہ نبی سے
اعتراف محبت قرار دی جاتی ہے۔ حالانکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور ہم سے کہیں زیادہ رسول اللہ کی محبت کرنے والے
جان نثاران نبوت و خلفاء راشدین صحابہ کرام و ائمانہ اللہ عنہم

تابعین حتی کہ تبع تابعین تک کے علمی یعنی نبی کا یوم ولادت منانے
منایا، بلکہ ایک موقع پر عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ
مسلمانوں کا بھی اپنا کوئی کیلنڈر یا جنتری ہونی چاہیے تو صحابہ شوری
میں کئی صحابی نے یہ رائے بھی دی کہ مسلمانوں کے کیلنڈر کا آغاز نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت سے کیا جائے تو اللہ کے ولی عمر رضی اللہ عنہ نے سختی
سے یہ بات رد کر دی اور صاحب مشورہ سے فرمایا کہ تم ہمیں نصرانیت کی
طرف لے جانا چاہتے ہو (مطلب یہ تھا کہ جس طرح عیسائی، عیسائی
کا یوم پیدائش مناتے ہیں تو کیا تم بھی یہ چاہتے ہو کہ مسلمان بھی ان کی
پیروی میں اپنے نبی کا یوم پیدائش منایا کریں) اور یہ بات طے پائی
کہ مسلمانوں کا کیلنڈر واقعہ ہجرت کے عظیم الشان دن سے شروع
کیا جائے۔ اسی لئے مسلمانوں کا سال سنہ ہجری کہلاتا ہے۔

ان ساری باتوں کے بعد یہ سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ پھر آخر اس
عظیم شان بدعت کی ابتداء کیسے ہوئی؟ تحقیق کرنے سے یہ بات سامنے آتی

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً چھ سو برس تک اس چیز کا کہیں
نام و نشان تک نہیں ملتا۔ سب سے پہلے عراق کے شہر موصل کے رہنے والے
ایک شخص عمر بن ملا محمد نے یہ بات شروع کی، جس کی پیروی اس وقت
کے حاکم سلطان اربل نے کی۔ عمر بن ملا محمد کا شمار نہ مجتہدین میں ہے نہ
محدثین میں نہ فقہاء میں نہ متکلمین میں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اپنے علمی
و تحقیقی حواس کے لحاظ سے وہ ایک معمولی انسان آدمی ہے، اور اس کا ایک
بڑا نقص یہ تھا کہ اس نے مجلس میلاد کو ایجاد کیا ہے۔

اس کا قصہ یہ ہے کہ اس نے ایک کتاب کی پیدائش کی جس کے صفحہ ۴۸ پر
یہ بات لکھی "اوسے قول علی بن ابی طالب کہ یہ مجلس میلاد سنہ کور بعد
قرون ثلثہ کے اہل بدعت کے ایجاد کی ہے" اور اس کے بعد آگے چل
کر اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر رقمراز میں "اور ظاہر ہے کہ موجود اس
مجلس میلاد، بہریت کذا یہ کا شیخ عمر اور ملک مظفر ابو سعید ہیں معین
بالضبط جو ان کا قول عبد اللہ بن اسعد الباقفی الشافعی المتوفی ۴۹۸ھ
مجلس میلاد کو ایجاد کیا ہے" واضح اور ثابت ہے۔

اور صاحب نوک حرام فی بیان المولد والقیام نے جلد اول
صفحہ ۵۰ پر نقل کیا ہے "قول علی بن ابی طالب عن اہل الاربل ومن دعاہما وہ
عمر بن ملا محمد وما کان ثقتین عند اہل الشریعة لانہما یتستعان
الغنا والعلما ہی بن کان الادب یرقص" یعنی یہ کہ "مجلس میلاد
کو بادشاہ اربل اور عمر بن ملا محمد نے ایجاد کیا ہے، اور یہ دونوں
اہل شریعت کے نزدیک ثقہ اور معتبر نہیں ہیں کیوں کہ یہ دونوں کھانا
پاجا سنتے تھے۔ بلکہ بادشاہ اربل تو ناچتا بھی تھا۔"

چنانچہ قدمائے علماء و ائمہ الدین کا کہنا ہے کہ یہ رسالہ
المورد فی الکلام مع عمل المولد میں لکھا ہے "احد شہا البطالون
وشہوة نفس واعتماد الاکالون"۔

"مولود کو کھانا کھانے والوں نے، غلط کاروں نے اور خواہش نفس
نے، اور اس کا اہتمام کیا ہے شہم پروروں نے۔"

؟

میں

اشکال



آہ — یہ مناظر!

ہر طرف خمیے لگے ہیں، دو ترک باز رہے یہ نمائش ہے، کوئی میل ہے، یا تموار ہے! باتوں باتوں میں یہاں خدام دے تھکے ہیں!
 کوئی بارات اس جگہ اتری ہے، یا مدد فرمے! میں سمجھا شامیانوں کی قطاریں دیکھ کر! یہ چار غول کی قطاریں، جگمگاتے بام و در!
 یہ فیری کی صدائیں، یہ کٹوروں کی کھنک! یہ دھولیں کپے سیج، یہ پھولوں کے جڑوں کی ہنسا! چادریں چڑھتی ہوئیں، دھولک بھی پہنچتی ہوئی!
 نیم و ابرقے لگا ہوں پر فسوں کرتے ہوئے! شوقِ نظارہ کو ہر لحظہ فزوں کرتے ہوئے! کوئی سجدہ میں جھکا ہے، کوئی مضبوط!
 ہے یہ تقریب، عقیدت، عرس ہے اک پیر کا! کام کرتی ہے یہاں کی خاک بھی اکسیر کا! رو رہا ہے کوئی چوکھٹ ہی پہ سر رکھے ہوئے!
 اک طوائف کا رہا ہے سامنے درگاہ کے! کیا منے ہیں حضرت قبلہ ساکن شاہ کے! بدعتوں کے باب میں وہ کب کسی گھر بند ہیں!
 ساز پر کچھ چھو کرے قوالیاں گاتے ہوئے! لشکری لیتے ہوئے، ہاتھوں کو لپکاتے ہوئے! دیکھتا ہی رہ تماشا خانے! ازباں سے کچھ نہ بول!
 رقص فرمانے لگے، کچھ صاحبان وجد و حال! یہ کرامتِ شیعہ کی ہے یا ہے نغمہ کا کمال! اس برستا ہے یہاں، چاندی اگلتی ہے زمین!
 عورتوں کی بھیڑ میں نظارہ ٹھوکر کھا ہے! اس ہجومِ رنگ و بو میں کب خدا یاد آئے ہے! زائروں کے خود مجاور ہی جھکا دیتے ہیں سرا!
 مقبرے کی جالیوں پر عرضیاں لٹکی ہوئیں! یہ وہ منزل ہے جہاں ہیں نیکیاں بٹھکی ہوئیں! ہے یہ تعلیمِ نبی، فرمانِ قرآنِ کریم!
 ان میں لکھا ہے ہماری جھولیاں بھر دیجیے! در و دل سن لیجیے، مشکل کٹائی کیجیے! بدعتوں ہی بدعتوں کی ہر طرف شیشہ گری!
 آپ اگر چاہیں تو ٹوٹے آئینوں کو جوڑ دیں! آنکھوں کو روک دیں، طوفان کا رخ موڑ دیں! مدعی توحید کے اور شرک سے یہ ساز باز!
 آپ کو اللہ نے سب کچھ دیا ہے اختیار! میرا گلشن بھی بہت دن سے ہے بے فصل بہارا! اتھا، فریاد، استمداد غمیر اللہ سے!
 چول بٹتے ہیں کہیں، دیگ لٹتی ہے کہیں! دل چلتا ہے کہیں، اور اس گھٹتی ہے کہیں! تاکے یہ کھیل دنیا کو کھ
 یہ طیدے، یہ تاشے، یہ مٹھانی کے طباق! یہ عقیدت کا تہوج، یہ وفور اشتیاق! مضحکہ توحید کا کب تک

حلقہ یاران



ظاہر شاہ مہمند فاروقہ کراچی

وعلیکم سلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھائی خاہر میں سب سے پہلے آپ ہی کو دے رہے ہیں۔ بھلا دیکھ کر آپ کا دل خوش ہوا اور ایمان تازہ ہوا، اور ہمیں ہماری محنت کا پھل مل گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک دعائیں قبول فرمائے، آپ کی نظم "افنیہ اندھیرے" کافی اصلاح طلب ہے۔ انشاء اللہ وقت آنے پر ضرور شائع کی جائے گی، مشق سخن جاری رکھیں، اس شمارے کے بارے میں اپنی قیمتی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے۔

باسط فواز موضع ایپ گوجرانوالہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، رسالہ کی پسندیدگی کا شکریہ، ہم نے آپ کی بھیجی ہوئی تجاویز کے ساتھ ساتھ آپ کا پتر بھی نوٹ کر لیا ہے۔ اب آپ کے کہنے کے مطابق انشاء اللہ رسالہ آپ کو براہ راست ہی ملے گا۔

محمد رمضان، کزنار پورہ - شیخوپورہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ:

آپ کا طویل خط اور مختصر مضمون ملا۔ انشاء اللہ اچھا لکھ لیتے ہیں، تحریر میں بھلا تو لکھتے لکھتے ہی آگے گا۔ اپنے بقیہ مضامین بھی ہمیں روانہ کر دیں، ہم نے آپ کی آٹھوں تجویزوں نوٹ کر لی ہیں۔ جی ہاں انشاء اللہ اب پرچہ آپ کو براہ راست ہی ملا کرے گا۔

عبداللطیف حسن، گلشن راوی لاہور

وعلیکم السلام

بھائی عبداللطیف، آپ تو ماشاء اللہ بڑی اچھی رپورٹنگ کر لیتے ہیں، مگر یہ کیا؟ جو وہ اجتماعات کی اتنی مختصر رپورٹ! توجید کوٹ سونڈ میں ہونے والے صوبہ پنجاب کے تیسرے سرماہی اجتماع کی رپورٹ کاشت سے انتظار ہے۔

حکیمہ ہاشمی، حیدرآباد

آپ کے بھیجے ہوئے پفلٹ ملے، پڑھے کچھ سمجھیں نہیں آیا کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کوئی بھی بات واضح نہیں ہے۔ اگر کراچی تشریف لائیں تو ہم سے ملاقات فرمائیے گا۔

یہ اگر کی بتیاں، لوبان، صندل، نور و گل!

جس طرف بھی دیکھیے سامانِ تفریحِ نظر!

یہ موعظ ہیں، یو پو جا کر رہے ہیں قبر کی!

تھام رکھا ہے کسی نے دونوں ہاتھوں سے غلاف!

میں کسی کے ہاتھ پر التجا اسٹھے ہوئے!

جن کے سینوں میں عقیدت کے سمندر بند ہیں!

چاروں کی دھجیاں بکتی ہیں یاں سونے کے مول!

آخرت کی یاد اس جا پاؤں رکھ سکتی نہیں!

مور کے پنکھوں کے سایہ میں کلاوے باندھ کر!

ہے ہر اک بدعت ضلالت، شرک ہے ظلمِ عظیم!

اس طرح تردید، فرمانِ رسولِ اندھ کی!

اک طرف قبروں پہ سجدے دوسری جانب نماز!

یہ نہیں ہے شرک، تو کچھ شرک کس کا نام ہے!

ماسرہ قادری

۱۹۵۳ء

کو کھایا جائے گا؟

تک اڑایا جائے گا؟

فاقہ ہے رواں دواں

نور

یہ صوبہ پنجاب کے اس اجتماع کا رپورٹسٹ ۹ جون اور ۱۰ جون کو توحید شکرستان میں منعقد ہوا تھا اجتماع سوئے کاف و گنڈر چکے، مگر اس کا تازگ ابھی تک برقرار ہے۔ اس رپورٹسٹ کو محمد اشرف خان صاحب نے تعزیر کیا ہے جس کے لئے ادارہ ان کامنوں ہے (ادارہ)

جنتوں کی دائمی خوشی و خوشحالی صرف انہیں نصیب ہوں گے جو اس کے حصول کے لئے اپنے مالک کی فرمانبرداری میں جائیں لڑاویں، اس دنیا میں بڑے بڑے کا سودا اور نافرمانی کی روشنی سے حاصل ہونے والا وقتی و فانی عیش و آرام ان کی نگاہ میں بدعت بن جائے۔ جو توحید کا جہاد لے کر اٹھیں، شرک و کفر و الحاد و بدعت کے ایک ایک پہلو پر ضرب کاری لگانے کے لئے قرآن و حدیث کو اپنے ہاتھوں میں لے لیں سیرت و کردار کو سنت نبوی کا جامہ پہنا کر میدان دعوت تبلیغ میں مردانہ وار اتریں اور اللہ کی نعمت کے پورے پورے مستعملان کے دامن کو قبضہ نہ کریں یہاں تک کہ آخری بجلی آگے اور آنکھیں پتھر آکر چڑھ جائیں اور ہاتھ ڈھک جائیں۔ تِلْكَ الشَّامُ الْآخِرَةُ

صلی اللہ

۸ تا ۱۱ جون ۱۹۹۸ء کو اس بات کو واضح کر دے اور اللہ کے بندوں کو اسی ایک بات کو اپنا تہ رہنما لینے کی ترغیب دینے کے لئے مسجد توحید کو توحید

۶ ستمبر ۱۹۹۸ء

زمان کے مطابق دم تھوڑا تو سب شرک سے ہے، اور شرک نامہ اور بیماری ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہ کرے گا آئیہ کہ بن رہے ہیں دل سے توبہ کرے اور اپنے مالک کی لاف پٹ آئے۔

اللہ نے اس مرد معقول کو توفیق دی، بات اس کی سمجھ میں آگئی، اور جب بات سمجھ میں آجائے تو دیر کس لئے ان صاحب نے فوراً اپنی زندگی میں ہاتھ ڈالا اور جہاد کا مارکہ اس شیطانی طوق کو توڑ ڈالا اور اسی وقت کھڑکی سے باہر چپک دیا، ڈیڑھ میں سوار ہو بھی لوگ یہ واقعہ دیکھ رہے تھے، کچھ بیروں کی تیوریں چڑھ گئیں اور کچھ مسکراتے تھے میں نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا کہ شیطانی کام سے ایک اور گنہگار آزاد ہو گئی، ملت بھیگتی جا رہی ہے، کھٹکھٹ، کھٹکھٹ کا شور کرتی، چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں کو چھوڑتی

کے سب زاری، جہد کے دلوں میں ایک، جی ملن اور ایک ہی طرف پڑ کر، ہمارا مالک ہم سے لڑتی ہو جائے اور بس۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہم برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں، اور ایک ہی خاندان کے افراد ہوں، کھٹکھٹیں ہو رہی ہیں، ساتھ ایک دوسرے کو دعوت حق کے دوران پیش آئے وہی واقعات سن رہے ہیں، اس دوران ایک مزیداریات ہو گئی، ڈیڑھ میں اور بھی لوگ سوار تھے۔ ایک صاحب کو دیکھا ان کے گلے میں تعویذ رنگ رہا تھا سخت کراہیت محسوس ہوتی، دھڑکھڑکی ہو آکر امت مسلمہ میں جہاں بہت سی خرابیاں ہیں وہاں ایک بڑائی یہ بھی ہے، خفیہ صاحب میرا کارڈ ایک مسکراتے ہوئے آکر بڑھے پوچھا "بھائی کہاں جاؤ گے؟" اس نے اپنی منزل کا پتہ دیا پھر خفیہ صاحب نے بڑی دردمندی سے اسے بھیایا بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

یہ قاعدہ دعوت نامہ جس سے مجھے عبور کیا کر میں بھی اس اجتماع میں شرکت کر رہا اور دیکھوں کہ اللہ کے بندے جب اکٹھے ہوتے ہیں تو ان کا کیا انداز ہوتا ہے۔ جون کا مہینہ، گرمی اپنے شباب پر تھی، پھر رمضان المبارک بھی شروع ہوا اپنا بقا قضا میں ان خیال تھا کہ ایسے سخت موسم میں بہت کم لوگ جائے پر آمادہ ہوں گے، لیکن جب طے شدہ پروگرام کے مطابق ۸ جون کی شام ۶ بجے نیچے سید اسٹیشن پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہاں تیس بھی زائد ساتھی چلنے کے لیے کمر بستہ ہیں سپر ایکسپریس میں ۲۲ سیٹوں کی بکنگ کرائی گئی تھی، باقی ساتھیوں کے اسی وقت ٹکٹ ہوا لیے گئے۔ یوں تو زندگی میں بہت سفر کئے ہیں اور زندگی بذات خود ایک سفر کا نام ہے، لیکن تھوڑی ساتھیوں کی ہمدردی میں سفر کرنے کا لطف بھی کچھ اور ہے، ایک ہی منزل

گٹاری تیر تیری سے اپنی منزل کی جانب
رواں دواں ہے۔

کچھ ساتھی سونے کی تیار یاں
کر رہے ہیں اور باقی بدستور گفتگو میں
مغروف ہیں۔ باتوں ہی باتوں میں صبح ہو گئی
اور ہماری پہلی منزل کی شوال جھکشن لگیا۔ کافی
بڑا اسٹیشن ہے۔ یہاں گاڑی کافی دیر کھڑی
ہوتی ہے، ہم سب نے اطمینان سے سامان
اٹھایا، جو چیز جس کے ہاتھ لگی اس نے وہی
اٹھالی۔ کوئی افزائش و خود غرضی نہیں کرت
اپنا سامان ہی اٹھایا جائے، سب مل کر
ایک دوسرے کا بوجھ ہلکا کر رہے۔

کیوں نہیں۔ آخر ایک ہی مشنل کے
راہی جو ٹھہرے۔ اسٹیشن سے باہر آکر ایک
بڑی سی ویگن بک کی اور پورا قافلہ اس میں سما
گیا۔ ویگن نے آدھ گھنٹہ میں اجتماع گاہ۔
مسجد توحید۔ توحید نگہ پہنچا دیا، توجہ والوں
کے ساتھی آصف بن نصیر۔ مسکاتی آنکھوں
کے ساتھ استقبال کے لیے موجود تھے والہانہ
معاذ کے لیے بڑھے تو جڈا ہونے کو دل نہ
چاہا۔ اجتماع گاہ میں ہر طرف خلوص کا رنگ
اور محبت کی یو بھری ہوئی ہے جس سے بھی
میں مسکاتا ہوا ملتا ہے کہ یہ بھی مومن بھائی
کے لئے صدقہ ہے۔ سفر کی تکان اپنی جگہ
لیکن دور ویر کے ساتھیوں سے ملاقات
کا شوق کہاں سونے دیتا ہے۔ ایک جگہ
بہت سے لوگ جمع تھے معلوم ہوا کہ مرہ
کے ساتھی حیات خان صاحب، حیات نو کا
پیغام دے رہے ہیں، موریہ سرحد میں
کام کی رفتار کے بارے میں انہیں سے
معلوم ہوا۔

اصل پرگرام غازی نگر کے بعد
شروع ہوا۔ امیر پنجاب ڈاکٹر بشیر احمد نے

افتتاحی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اپنا
آرام اور گھر بار چھوڑ کر یہاں کیوں آئے ہوئے
ہیں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس اجتماع کے
پر وگرام کی تشہیر نہیں کی گئی اور نہ ہی ڈاکٹر
عثمانی صاحب کو اجلاس میں شرکت کی دعوت
دی گئی ہے۔ اس کی وجہ بتاتے ہوئے
بشیر صاحب نے فرمایا کہ

”اللہ کی اس سر زمین پر جہاں
”پاکستان“ واقع ہے اور جو اس لئے بنایا گیا
تھا کہ یہاں اللہ کے بندوں پر اللہ ہی کی
حکمرانی ہوگی، اسی ایک ملک کی بندگی

ہوگی، اسی کا قانون نافذ ہوگا۔ لیکن اس
پاکستان میں اللہ کے ان بندوں کو جو صفت
اپنے ملک اور پروردگار عالم کی یکتائی کا
کلمہ بلند کر رہے ہیں ان کو دو عورت
الی اللہ تک پہنچانے کی اجازت نہیں ہے۔“
بشیر صاحب نے یاد دلایا کہ ”پچھلے

سال میں اسی طرح کا اجتماع منعقد کرنے کا
پر وگرام بنایا گیا تھا جس میں ڈاکٹر عثمانی صاحب کی
شرکت کا بھی پر وگرام تھا۔ پورے گھنٹے گئے تھے۔
اور بڑے میلان پر دعوت نامے تقسیم کئے
گئے تھے۔ لیکن ”اتحادی دین کے علمائے نے
سارے ضلع میں ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا۔ طرح
طرح کی دھمکیاں دی گئیں اور انتظامیہ پر
دباؤ ڈال کر عین اس وقت جب کہ
ڈاکٹر عثمانی صاحب کراچی سے یہاں پہنچ
چکے تھے اجتماع پر پابندی گواہی گئی اور
ڈاکٹر صاحب کو ضلع بدر کر دیا گیا اور مزید
ایک ماہ تک ملتان ضلع میں داخل ہونے اور
تقریر کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ اس

طرح ڈاکٹر صاحب کو بھی ناحق تکلیف ہوئی
اور اجتماع بھی نہ ہو سکا۔ اس لئے اس
دفعہ دو پر وگرام کی تشہیر کی گئی اور نہ ہی

ڈاکٹر عثمانی صاحب کو کراچی سے بلایا گیا
ہے کہ مبادا ”خلایا بن دین و سیاست کو
علم ہو گیا تو پھر ان کی ”خدا سیاں“ سمجھی
اس بات کو گورا نہیں کریں گی کہ اس
زمین پر ایک ملک کی سرورگی بیان کی جائے
اس کی کتاب کی تعلیم کو عام کیا جائے اور
اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
سنت کو اپنانے کی دعوت دی جائے، وہ
تو یہ چاہتے ہیں کہ صرف ان کی ”خدائی“ قائم
رہے اور انسان اپنے مالک کی بندگی کے
 بجائے ان کی بندگی میں لگے رہیں اور یہ ان کا
مال باطل طریقہ سے کھاتے رہیں۔“

بشیر صاحب نے بتایا کہ ”اس احتیاط کے
باوجود ان اتحادی علماء کو خیر ملائی اور انہوں
نے پولیس میں ”بحری“ کر دی کہ یہاں ڈاکٹر
عثمانی آنے والے ہیں، آج ہی صبح پولیس کلرڈ
یہ معلوم کرنے کے لئے یہاں آئی تھی۔“

پھر بشیر صاحب نے تفصیل سے
پنجاب میں ہونے والے کام اور طریقہ کار پر
روشنی ڈالی، انہوں نے بتایا کہ ”ہم اللہ کی
بات اور اس کے نبی کے طریقہ زندگی سے دنیا
کو واقف کرانے کے لئے بساط بقیہ کوششیں
کر رہے ہیں درس قرآن کے ذریعے سے
دعوت عام اور مریض کے ذریعے سے اللہ کے
بندوں کو آنے والے دن کی ہولناکی سے
خبردار کر رہے ہیں، بعض مقامات پر درس
کے باقاعدہ حلقے قائم ہیں اور جہاں ابھی تک
قائم نہیں ہو سکے وہاں بھی راستے اور گلیوں
میں تقاریر کے ذریعے توحید کا پیغام
پہنچایا جا رہا ہے۔“

انہوں نے اس اجتماع کا مقصد بیان
کرتے ہوئے کہا کہ ”اجتماع سے صوبے بھر
کے ساتھیوں کو مل جلنے کا موقع ملے گا تاکہ

وہ دعوت دین کے سلسلے میں اپنے حالات و مشکلات سے ایک دوسرے کو آگاہ کر سکیں اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کی کوششیں کریں، اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کریں اور دعوت اور اس کے طریقہ کار سے پوری طرح واقف ہو جائیں اپنی کوششوں کو بروکھ کریں اور مالک کی بندگی میں اپنے اوقات و جان مال لگائیں۔ جناب ڈاکٹر بشیر کے ابتدائی خطبہ کے بعد لاہور کے سعید بن بشر نے تقریر کی۔ سعید بن بشر لاہور کے ناظم ہیں اور تحریک کے نوجوان و پرجوش ساتھی۔ انہوں نے انسان کا مقصد تخلیق یا دلایا انہوں نے بتایا کہ

”انسان دنیا میں ایک حد تک خود مختار تو ہے لیکن صادر سیدر آزاد نہیں کہ جس جگہ چاہے منہ مارے جس بھول کو چاہے مسل ڈالے اور جہول میں آئے کو تاپھرے نہیں۔ بلکہ اس کی پیدائش اور اس کو دی گئی خود مختاری ایک آزمائشی عمل ہے یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے اور اس کو پیہ کرنے والا پروردگار اس کے ایک ایک عمل اور اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ اسی مالک نے بتایا ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ
الذاریات: ۵۶

”اور ہم نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اپنی بندگی کے لئے“ اور بندگی یہ ہے کہ زندگی کی ساری کوششیں اور ساری تنگ و دو اپنے مالک کی فرمانبرداری سے عبارت ہو۔

اور آخرت جو ہمیشہ جہنم کا ٹھکانہ ہے اس کی کامیابی اور سرخروی کی سبیل پیدا ہو۔ آج ہماری قوم احساس کمتری میں مبتلا ہے کہ ہم ایک غریب و پسماندہ قوم ہیں اور دوسری قوموں کا ستارہ عروج پر ہے تو اسے علم ہونا چاہیئے کہ دنیا میں اس سے پہلے ہی بڑی بڑی قومیں آئی ہیں، زمین پر وہ بڑی کمزوریں ہیں۔ تہذیب و تمدن کو انہوں نے ختم دیا ہے اور دنیا نے ان کی ”بڑائی“ کو سلام کیا ہے لیکن ان کا انجام کیا ہوا انہوں نے اپنے پیدا کرنے والے سے غداری کی اس کے ساتھ شرک کیا جس کے نتیجے میں انہیں اپنی تہذیب و تمدن سمیت صفحہ ہستی سے مٹا ڈالا گیا اور اب ان کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں۔ ان کے وسائل طاقت و دولت و شہرت بھی ان کو تباہ و برباد ہونے سے نہ بچا سکی۔ اس لئے یہ دنیا کی بڑائی کوئی بڑائی نہیں ہے یہاں کی عزت کوئی عزت نہیں ہے۔ بڑائی اور عزت تو صرف اللہ کو سزاوار ہے۔ اس کے بعد اس کے رسول کا حق ہے اور پھر مومن عزت کے لائق ہیں اور یہ منافق انہیں کیا معلوم ؟

وَاللّٰهُ الْعَزِيزُ الْوَلِيُّ الْمُشْفِقُ
وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

ہم جو ان باتوں کو سمجھتے ہیں اس لئے آج ہم پر سب سے زیادہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی قوم کو دنیا کے انجام سے خبردار کریں۔ ہماری قوم جو کفر و شرک پر ادھار کھائے بیٹھی ہے۔ جس کی ہر ہر ہستی وہ ہر ہر کچھ میں ایک مجہود قبر کی شکل میں موجود ہے۔ الحسنى اللہ کے علاوہ کوئی نہیں لیکن اس نام نہاد مسلمان قوم نے ہر قرولے کو زندہ کر ڈالا۔ اب یہ ان کی عبادت

کرتی ہے ان سے نہیں اور مرادیں مانگتی ہے سارے مراسم عبودیت ادا کرتی ہے یہ نہیں سوچتی کہ جب یہ زندہ تھے اس وقت کچھ نہیں دے سکے تھے لو اب کیا دیں گے اس نے ہر قرولے کو ظلم میں ذات و صفات میں اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ پہلے ہم ان ”بتوں“ سے اپنی قوم کا پیچھا چھڑائیں اسے ایک الا واحد کی بندگی کی طرف دعوت دیں اس دعوت میں مشکلات تو بے حساب ہیں لیکن اللہ سے تو نیک مانگتے ہوئے صبر و استقامت سے جیسے رہتے تو انشاء اللہ یہ کفر و شرک کا اندھیرا چھٹ کر رہے گا اور ایمان کا سورج طلوع ہو گا۔ اس کے بعد گوہر انوار کے آصف بن غیر

صاحب نے پنجابی زبان میں ایک خوبصورت و کٹھنی ٹھنی تقریر کی انہوں نے اپنی تقریر میں کامیابی و ناکامی کے معیار پر روشنی ڈالی انہوں نے بتایا کہ ”دو کامیابیاں ہیں ایک دنیا کی کامیابی جو وقت اور ہنگامی ہے اسے ثبات نہیں اور ایک کامیابی ایسی ہے جو اگر کسی کو مل جائے تو پھر نا کامی بھی نہ ہوگی اور وہ کامیابی آخرت کی کامیابی ہے جنت کی لازوال نعمتوں کا حصول اور دوزخ کی آگ سے بچنا ہی آخرت کی کامیابی کا نام ہے اور اس آگ بجھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ خالص ایک ہی مالک کی بندگی کی جائے۔ اسی سے درجائے اسی سے خوف کھایا جائے اسی سے مصیبت کے وقت مدد مانگی جائے۔ یہ قوم جس سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں سرفرازی اور جنت کی بادشاہی کا وعدہ کیا تھا آج اپنے کفر و شرک سے

اس مقام میں پہنچے کہ اسے دنیا میں کوئی مقام حاصل نہیں بلکہ غلام کک بدترین شکلیں اس قوم پر مسلط ہیں، جہالت، غربت، نا انصافی اور ذلت اس قوم کا مقدر بن چکی ہے۔ اس لئے ہر قسم کے شرک سے توبہ کیجئے کہ یہی وہ گناہ ہے جو مالک معاف نہیں کرتا اللہ کی کتاب کا مطالعہ کیجئے اس کے نبی کی سنت کو اپنائیے پھر اللہ تعالیٰ کا نصرت دنیا میں بھی آئے گی اور مرنے وقت خوشے خوش خیر کا سناٹیں گے۔ اب کوہ غم نہ کرو تم کامیاب ہو گئے۔ اب تم اللہ کے مہمان ہو جو چاہو گے وہی ہو گا۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا
لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ
اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ
عَلَيْهِمُ الَّذِينَ كَذَبُوا
بِآيَاتِنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا
الْحَدِيثَ وَالَّذِينَ هُمْ
عَنِ آلِهِمْ وَآلِئِهِمْ
فِي الْغَيْبِ كَالْمُتَكَبِّرِينَ
أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُ
نَفْسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور صبر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس رحمت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ فرمایا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی یہ ہے سامانِ ضیافت اس ہستی کی طرف سے

جو غفور اور رحیم ہے ﴿۲۱﴾ (حدیث سورہ ۲۲: ۳۰)

اس کے بعد جناب حافظ عطار اللہ نے تقریر کی اور خاص طور پر خراب و منبر سے کفر و شرک کی اشاعت و تبلیغ پر مفصل روشنی ڈالی انہوں نے بتایا کہ

”آج بسوں میں دکانوں میں اور سڑکوں پر قرضہ ہر جگہ سے شرک کی اشاعت ہو رہی ہے یہاں تک کہ اب مساجد جو اللہ کا گھر ہیں وہاں بھی کھڑے ہو کر اللہ کو گالی دیا جا رہی ہے اللہ کے ساتھ شرک کیا جا رہا ہے۔ اللہ کی زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں دوسروں کی بڑائی و بزرگی کے چرچے نہ ہو رہے ہوں۔ اس کی طرف بڑھ بڑھ کر بلایا نہ جا رہا ہو۔ پیشہ ور مولوی مسجدوں سے بھاگ کر دین شرک کی طرف بلا رہا ہے۔

شرک کی ترویج و اشاعت کے لئے صبا جن انچی تجوریوں کے منہ کھولے ہوئے ہے غرض عوام کا ہر طبقہ شرک کے نفاق اور بد چار میں لگا ہوا ہے۔ اللہ کے بندے اگر مالک کے غضب سے بچنا چاہتے ہیں اور سرمردک خوش حالی و کامیابی چاہتے ہیں تو اپنے آپ کو اس ظلم سے بچا لیں کہ ان الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔ ایمان کو تازہ کریں قرآن کو سینے میں اتاریں، سنت کا جامہ پہنیں اس شرک کو خواہ وہ قبر کا چمویا دعاؤں اور پکاروں کا وسیلوں کا شرک ہو یا مندر و نیارت کا، عرس و میلے کا بدویا تعویذ گنڈے کا جس شکل میں بھی شرک کی

گندگی و جلاست نہ پھرائے اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں یا پھر اس کو شمش میں جان جان آفرین کے سپرد کر دیں اور براہ راست جنت تک لازوال نعمتوں میں پہنچ جائیں۔

حافظ عطار اللہ صاحب کی تقریر کے اختتام کے ساتھ ہی پہلی نشست جماعت اختتام کو پہنچی اس کے بعد نماز عصر اور چائے وغیرہ کے لئے وقف ہوا۔ دوسری نشست مغرب کی نماز کے بعد شروع ہوئی یہ تعارفی پروگرام تھا اس میں ساتھیوں نے تحریک کے ساتھ وابستگی اور اس کے نتیجے میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کیا۔

اس میں خاص طور پر مقررہ گروہ کے محرم تھی جناب محمد عنایت اللہ صاحب نے پر اثر واقعات سنائے کہ جب انہوں نے خالص ایک الٰہ واحد کی بندگی اختیار کی اور دوسرے تمام الٰہوں سے منہ موڑ لیا تو تمام خاندان والے ان سے ناراض ہو گئے اور ان کا حوصلہ بایک کاف کر دیا صرف ان کی اہلیہ نے ان کا ساتھ دیا۔ بعض ساتھیوں کو کلہر حق ادا کرنے پر محاکوں سے بھی نکال دیا گیا اور وہ کیر والے میں آکر آباد ہو گئے۔ اب یہاں سے بھی نکالے جانے کی تدبیریں ہو رہی ہیں۔

ملتان اور کیر والہ تحصیل میں دعوت کے پھیلنے کے سلسلے میں پوسٹ میں کیر والا کا ذکر بطور خاص آیا۔ ڈاکٹر بشیر نے بتایا کہ جب وہ ملت ان کے مدرسے سے تحصیل علم کے بعد فارغ ہوئے تو غلام اللہ صاحب کے سامنے دورہ قرآن کیا اور پھر ملت ان میں استاذ الحدیث کی حیثیت سے دارالعلوم کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ لیکن دل یہاں نہ لگا

۱۳۳

پھر دین کی تبلیغ کی تربیت کسی جماعت حق کی
 تلاش پر کسایا۔ اور ہر مشاعت و توجہ
 سے متعلق رہے لیکن وہاں بھی دین کے
 پانچوں میں مکان داری ہو رہی تھی۔ اسی
 دوران بشیر صاحب کی ملاقات اس پوسٹ میں
 سے ہوئی باتوں باتوں میں اس نے بتایا کہ
 کراچی کے کوئی ڈاکٹر عثمانی ہیں جو ایمان خالص
 اور توحید کی بات چھیلاتے ہیں پس سسٹے
 میں ان کا مفت لکچر پکڑ لیا۔ وہ ایک مختلف
 لوگوں کے نام آتا رہتا ہے۔ میں نے بھی ایک
 خط ڈاکٹر عثمانی کو لکھا ہے۔ بشیر صاحب نے
 بتایا کہ اس پوسٹ میں سے پتہ لے کر
 میں نے بھی ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا کہ
 جلد از جلد کتابیں بھیجیں اس کے باوجود
 میں نے پوسٹ میں سے وعدہ لیا کہ اگر اس
 کے نام مجھ سے پہلے کتابیں آئیں تو وہ
 کتابیں مجھے دے دیگا اور میرے نام
 آنے والی کتابیں میں اسے دے دوں گا۔
 اس نے وعدہ کر لیا اور اسے بھیجا جی جیسے ہی
 اس کا نام کتابیں آئیں اس نے فوراً مجھے
 لاکر دے دیں۔ میں نے کتابیں پڑھیں تو
 دل کی مراد برآئی۔ یہیں وہ دعوت تھی جس

کے لئے دل بے قرار تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا
 کہ ملاقات کے لئے برچین ہوں ڈاکٹر صاحب
 نے ملتان کا پرگرام بنایا تشریف لائے
 ہوئی تباہ و برباد ہوا ساتھ کام کرنے
 کا عزم کیا۔ اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے
 ثابت قدمی عطا کی، ہزار مصیبتوں اور پریشانیوں
 کے باوجود میں اب بھی منتا ہے کہ اللہ کی راہ
 میں دعوت حق دیتے ہوئے جام شہناوت
 نصیب ہو۔

تعدادی پروگرام کے بعد صوبہ
 پنجاب کی شوری کا اجلاس ہوا جس میں نے
 ملحق اور ناظرین منتخب ہوئے۔ اس طرح
 تقریباً بارہ بجے رات پہلے دن کا پروگرام
 اختتام کو پہنچا۔

دوسرے دن جمعہ تھا۔ صبح نماز فجر کے
 بعد ڈاکٹر بشیر نے درس قرآن دیا انہوں نے
 بتایا کہ قرآن ایک مسلمان سے کیا مطالبہ
 کرتا ہے اور اسے کس معیار کا مومن
 مقصود ہے۔ درس قرآن اور ناشتہ وغیرہ
 کے بعد ناظرین کا اجتماع ہوا۔ جس میں کراچی
 سے آئے ہوئے ناظرین حلقہ جات کو بھی شرکت

ہوتا ہے جادہ پیمایا پھر کارواں ہمارا

کی دعوت دی گئی۔ اس میں دعوت دین
 اور اس کے طریقہ کار کے متعلق معلومات فرا
 گفتگو ہوئی اور جس میں تنظیمی امور
 بھی زیر بحث آئے۔ تین روز اور شور سے
 گئے۔ ناظرین کو پدایات دی گئیں۔ اس کے
 بعد نماز جمعہ اور دوپہر کے کھانے کا وقفہ
 ہوا نماز جمعہ سے قبل حبیبت صاحب نے
 جو کراچی سے ڈاکٹر صاحب کی تائید کی
 کر رہے تھے بڑی مدلل اور پر جوش
 تقریر کی اور فریقہ وقت یاد دلایا۔

نماز جمعہ کے بعد حضرت نیک آرام اور
 انفرادی ملاقاتوں کے لیے وقفہ نماز عصر کے
 بعد سنت نبوی کے مطابق کھیل کود ہزاروں
 میں گشت کر کے دین کی دعوت عام دی گئی اور
 لوگوں کو اللہ کی بندگی کی طرف بلایا گیا۔

اس پروگرام کے ساتھ ہی دو روزہ
 پاکیزہ محفل اپنے اختتام کو پہنچی اور ہر وہ
 شوق نے اک نئے عزم کے ساتھ رخصت سفر
 ہاں رہا، اپنے دامن میں دولت ایمان سمیٹ کر
 اور دوبارہ ملنے کی تمنا اور آرزوئیں لٹا پٹی اپنی
 بستیوں کی جانب رواں دواں ہوئے۔

(پچھلے دنوں امیر پنجاب ڈاکٹر بشیر احمد نے پنجاب کے پانچ اضلاع لاہور، گوجرانوالہ، گجرات
 سیالکوٹ اور شیخوپورہ کا دورہ کیا۔ ۱۳۔ ۲۳ اکتوبر تک آپ نے چودہ مقامات پر خطاب کیا۔
 راقم الحروف آپ کے ہمراہ تھا۔ حبیب اللہ، کے ذریعے میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں تک اس
 دورہ کا مختصر روٹیداد پہنچاؤں) عبید المطلب حسن۔ لاہور

ہوا۔ سب قیوں سے خطاب کرتے ہوئے آپ
 نے فرمایا کہ علماء کا یہ فریضہ ہوتا ہے کہ عوام کو
 خبردار کریں۔ اللہ کی طرف سے جو مہم داری
 ان پر ملانے ہوئی ہے اسے پورا کریں۔ اگر شوقی قسمت
 سے آج علماء کی اکثریت اپنی اس ذمہ داری
 سے چشم پوشی کر رہی ہے اور دین کو صرف

ان علماء و صوفیاء کے تحلق جاتی ہو۔ ہمیں
 اپنا فرائض نگاہ دینا چاہیے۔ معیار حق
 نہیں ہیں۔ ہمیں کتاب و سنت کی روشنی میں
 ان کے عقائد و نظریات کو پرکھنا چاہیے۔
 گوہر انوار میں ناظم حلقہ آصف
 نصیر الدین کی رہائش گاہ مرکز توحید میں اجتماع

پہلا اجتماع مسجد توحید ناہر پارک
 لاہور میں ہوا۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے اپنی
 تقریر میں فرمایا کہ ہماری موجودہ پستی کا ذمہ دار
 ہمارا رویہ ہے۔ حق و باطل کا معیار ہم نے
 علماء و صوفیاء کو مقرر کیا ہے۔ اسی بنا پر دین
 اسلام کی ہر وہ بات ٹھکرا دی جاتی ہے جو

کفر کی اور

علماء و صوفیاء سے معیار

پیٹ کا ایندھن جمع کرنے کا ذریعہ بنایا ہے
 مگوئلانووا میں مدرسہ اللہ اکبر
 میں اجتماع ہوا، ناظم پنجاب نے کہا کہ
 عقیدہ کی خرابی کی دو بڑی وجوہات ہیں
 اولاً حسیات فی الغیر کا اٹھنا مٹنا سماج موقی کی
 حمایت حاصل کرنا کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ
 پر دو طریقے سے اس کا رد کیا گیا ہے۔

ضلع جگت کا دوسرا اجتماع بازار عالی مسجد
 کھلیا نہ میں ہوا، اجاب سے خطاب کرتے ہوئے
 امیر پنجاب نے کہا کہ آج جو توحید کے بڑے بڑے
 علمبردار سمجھے جاتے ہیں، جب ان کے مکتوبات
 معلقہات، حکایات اور بیانات کو دیکھتے ہیں
 تو وہ قرآن و حدیث کے سراسر خلاف نظر آتے ہیں
 آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ صرف ایک
 ہے اور وہ ہے۔ اکابر پرستی۔ اسی لئے آج
 دنیا قرآن کو تو نظر انداز کر سکتی ہے مگر کسی اپنے

بزرگ، صوفی، مولوی، پیر یا امام انقلاب کے
 قول کو رد نہیں کر سکتی۔ اس طرز عمل کی اصلاح
 کی ضرورت ہے۔

ضلع سیالکوٹ کا پہلا پروگرام بارہ منگاس
 ڈاکٹر عظیم القدر ناظم حلقہ کی رہائش گاہ پر ہوا
 دوسرا پروگرام فتویٰ پنک میں نذیر احمد صاحب
 کے مکان پر ہوا، اس موقع پر آپ نے فرمایا عقیدہ
 و ایمان پر نجات کا دار و مدار ہے۔ ہماری پستی
 و بربادی کے واحد ذمہ دار قوم کے مشرکان
 عقائد ہیں۔ اللہ کی نصرت کا وعدہ صرف اہل ایمان
 سے ہے۔ جو اس پر خالص ایمان رکھتے ہیں۔
 اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتے۔
 ضلع شیخوپورہ میں ساتھیوں اور بھائیوں
 صاحب کا پہلا اجتماع جامع مسجد قدیمی میں ہوا۔

منتظم ناظم حلقہ ہاشم عبد اللہ تھے۔
 دوسرا پروگرام جامع محمدیہ خانقاہ ڈوگران میں
 ہوا، منتظم ناظم حلقہ عبد اللہ خان تھے۔
 جامعہ محمدیہ میں خطاب کرتے ہوئے امیر پنجاب
 نے فرمایا کہ جاری نجات کا واحد راستہ اسلام
 ہے اور اسلام کی وہی تفسیر، تشریح معتبر ہے
 جو فقیر اسلام سے منقول ہے اور جس پر

صحابہ کرام نے عمل کیا۔

ضلع شیخوپورہ کا تیسرا پروگرام مسجد توحید
 کوٹ سونڈ میں ہوا، چوتھا پروگرام مسجد توحید
 باغاس والا کڑیالی میں ہوا، میں ضلع شیخوپورہ
 کے ناظمین کی میٹنگ میں ملے ہوا کہ پنجاب کا
 تیسرا سماجی اجتماع ضلع شیخوپورہ میں مسجد
 توحید کوٹ سونڈ میں ۵، ۴ دسمبر کو
 ہو گا۔

ضلع شیخوپورہ میں پانچواں اجتماع
 مسجد توحید کوٹ سونڈ میں ہوا جس
 میں مقامی لوگوں کے علاوہ ارد گرد کے
 دیہات سے بھی لوگ آئے تھے۔ امیر پنجاب
 نے کہا کہ دعوت حق کو دبانے کی ہر کوشش
 ناکام ہو چکی ہے۔ کیونکہ اہل ایمان اپنی
 جانوں کا مالک بنے ہوئے نہ ہیں۔ علماء سواد
 کا گھٹا تو ناکردار لوگ سمجھ چکے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ میں چھٹا پروگرام
 موڑ کھنڈ میں ناظم ضلع عبد المجید
 صاحب کی رہائش گاہ پر ہوا۔ ساتواں پروگرام
 کھانویہ میں مستری رفیق صاحب کی رہائش گاہ
 پر ہوا۔

دعوت حق سے پر مغضوب "بلا تبصرہ" کے زیر عنوان اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا دعویٰ کرنے والی سب سے بڑی جماعت۔ جماعت اسلامی
 کے سرکاری ترجمان ہفت روزہ "ایضاً" لاہور کی ۲۱ اگست ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں چھپا ہے۔ ہم بھی یہ مغضوب "بلا تبصرہ" ہی چھاپ
 رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم وہ مبارک اور کے فیہ مقدمی بیانات بھی چھاپ رہے ہیں جو ایران کی اس مذہبی حکومت کے سربراہان
 آئے ہیں اس جماعت کے سرکردہ رہنما کے کرام نے بذریعہ ٹیلیگرام بھیجے تھے۔ آپ اس معلوماتی مغضوب کو پڑھ لیجئے اور ساتھ ہی یہ بیانات
 بھی پڑھ لیجئے۔ چہر ان حضرات کی بغیرت کو داد دیجئے۔

بلا تبصرہ

شہزادہ جہاں ۵ لاکھ ٹکئی مسلمان آباد
 ہیں انہیں آج تک اپنی سب سے قریب کرنے کی اجازت
 نہیں دی، جبکہ وہاں عیسائیوں کے ۱۲ گرجے، ہسپتال
 کے ۲ ہندو سکول کے ۲ گروہارے، یودیوں
 کے ۲ عبادت خانے اور جوسیف کے ۲ مندر
 موجود ہیں جبکہ کئی مسلمانوں کی ایک محل مسجد

نہیں ہے۔

شاہ کے زمانے میں میدان کی نماز تہران کے
سختی مسلمان ایک پارک میں پڑھتے تھے لیکن جب
سے مذہبی حکومت قائم ہوئی ہے سب کے وہاں
پارک پر سخت افواج کا پہرہ بٹھا دیا گیا اور انہیں نماز
پڑھنے سے روک دیا گیا۔

عمری فارسی کے لئے مذہبی حکومت شیعوں کو
مجبور کرتی ہے کہ وہ تہران یونیورسٹی کے میدان میں
شیعہ امامی اقامت اور میں جمعی کی نماز پڑھیں لیکن
کے وجود سختی حضرات وہاں نماز نہیں پڑھتے بلکہ
پاکستانی سفارت خانہ میں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں
وہاں سب کے تہران یونیورسٹی کے میدان میں جمعی کی
نماز ایران کے صدر محمودیہ پڑھتے ہیں جو شیعوں
فرقہ کے مذہبی رہنما ہیں۔

ایران کے سختی مسلمان اپنی مذہبی تبلیغ اور
اقتدار اور اپنی اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے
کوئی جلسہ کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اپنی عظیم مقام
کر سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں تہران میں کوئی اجتماع
نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ ایک شدید مذہبی قائم کی گئی ہے
مذہبی حکومت نے خلاف قانون قرار دیا۔

مسلمانان اہل سنت اپنی مذہبی کتابیں
مکاتبات تھے لیکن مذہبی حکومت کے تیار کے جلسوں

پر طرح طرح کی پابندیاں لگا دی گئیں۔

مرکاری سکولوں کا انصاف بدل جا رہا ہے اور
نئے انصاف میں شیعہ مذہب کے عناصر شامل کے مسا
رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کے بچے غیر شعوری طور پر شیعہ
مذہب کے پیرو بن جائیں۔

ناہلان کے صوبہ میں جان ۵۹۵ ہزار سختی مسلمان
میں وہاں کے مراکز سکولوں میں اجماع ۵۰۰ مسلمان
مقرر کئے گئے ہیں جن میں صرف ۶۰ مسلمان تھے سختی
ہیں باقی ۴۴۰ مسلمان شیعہ ہیں۔ اس میں نے
کیا جا رہا ہے تاکہ سختی بچوں کو شیعہ مذہب سے مل سکیں
سے بچوں کی لیا جائے۔

ایران میں اہل سنت کی تعداد ۲۰ فیصد ہے
شاہ کے عہد (پہلی نفاذ) کے خلاف سختی بانی وہاں
جنگ آزادی میں شیعہ مذہب کے دشمن تھے مگر بعد میں
کے بنیادی قریبایاں وہی ہیں لیکن جمہوری حکومت
میں انہیں جو حصہ ملا ہے وہ ان کی آبادی کے تناسب
کے خلاف ہے بالکل نہیں کے برابر ہے۔ مثلاً کے طور
پر ۶۰ ممبران پارلیمنٹ میں اہل سنت کی تعداد
صرف ۹ ہے بلکہ تناسب آبادی کے حساب سے
۴۰ سے زیادہ کے وہ مقدار تھے لیکن پارلیمنٹ میں
ان کی تعداد کم از کم ۲۰ ہونی چاہئے تھی۔

انتظامیہ اور عدلیہ میں اہل سنت کا وجود

سفر کے برابر ہے موبائی اور منسلکی سطح کا کوئی ذرا
جس تو بڑی بات ہے سختی فرقے کا کوئی ایک خدیجہ اور
بہی نہیں ہے ایران کے تین لاکھ پاس راران
انقلاب میں جو حکومت کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں اہل
کا ایک فائدہ ہی نہیں ہے۔

ایران کے سختی مسلمانوں میں تعلیم یافتہ افراد
کا تناسب کم ہے۔ اس کے سختی یہ ہیں کہ
وہ تعلیمات میں کی بنیاد پر سختی ہی اہل سنت نہیں
ہو سکیں گے کہ ایک جمہوری حکومت میں وہ انسانی
حصہ پاسکیں گے اور حکومت کی موجودہ یا سختی کے
پیش نظر سیدھی سختی کے آتش الی سخت
کامیابی کے سبب بڑھ سکے گا کیونکہ اپنا مذہبی شخص
برقرار رکھتے ہوئے ان کے لئے اہل تعلیم حاصل کرنا
بہت مشکل ہے۔

تعداد سے قدرے حکومت کے ذریعہ افراد
کو متاثرہ دیا کہ آپ حضرات مسند و پاک کے شیعہ
حضرات کو تہران سے روک دیں تو یہ دعوت اہل سنت
وطن بہترین پیش قدمی ہوگی انہوں نے وعدہ کیا کہ
ہم اسی پر غور کریں گے۔

آئندہ روزہ ہفتی ۵۔ اپریل
میں شائع ہو رہا ہے۔
(تقریرات ۲۵ مئی ۲۰۰۷ء)
ایرانیا لاہور ۱۲ اگست ۲۰۰۳ء

خدا ہمارے ایرانی بھائیوں کی مدد اور ہمنمائی فرمائے

ہم عظیم الشان کامیابیوں کو دیکھ کر ہرگز ہمت نہ ہاریں گے۔ جتنی کوئی قوم اور مذہب اور مملکت کا مقصد ہے

ایران کے مسلمانوں نے قربانی اور ایثار کی نئی مشعل روشن کی ہے۔ یہ قاضی حسین احمد
لاہور، فروری ۲۰۰۷ء ہفت روزہ امت اسلامی پاکستان کے
بانی و مدیر اور علی مودودی اور جماعت اسلامی پاکستان کے
خلیفہ تھے عالم اسلام کے سارے رہنما اہل اقتدار و اقتدار
کو مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے اور ایرانی عوام کی کامیابی پر خوشی
کا اظہار کیا ہے۔ ایک مشترکہ برقیے میں انہوں نے کہا ہے کہ اس
عظیم الشان کامیابی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم
میدوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور خدا نے ہم کو سربلندی عطا

کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ایرانی بھائیوں کو اپنے مردوں کی ہمت
کو بھی بخشنے میں اسلامی جمہوریہ کی شکل میں جو کہ ہے ان کا
مدد اور ہمنمائی فرمائے اور اس سلسلے میں ان کی کوششوں میں
دیرکت عطا فرمائے۔ جماعت اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل
قاضی حسین احمد نے ایران کے منتخب وزیر اعظم ڈاکٹر محمد باقر
کے نام پر مل گیا ان کے مبارک بار کی پیغام برداری مسرت کا اظہار کیا
ہے اور کہا ہے کہ ایران کے مسلمان عوام نے قربانی اور ایثار کی نئی

رہنما جماعت گرامی ۱۹ فروری ۱۹۷۹ء (مفتی مولانا)

سختی دونوں کی ہے جس سے مدد دور میں جہاد اسلامی کا راستہ
روشن ہو گیا ہے۔ قاضی حسین احمد نے ایرانی عوام کے جذبات اسلامی
کو مدد دینے کی خوشی کا اظہار کیا ہے کہ ایران کے شہریوں نے جو انہوں
نے اسلامی جمہوریہ کے قیام کے لیے جو قربانیاں دی ہیں وہ جو سب
عالم اسلام کے لیے مثالی راہ ہیں انہوں نے آیت اللہ عظمیٰ کو بڑے
خارج تحسین پیش کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ایران
کے نامزد وزیر اعظم اپنے ملک کو جو ان سے ملنے میں کامیاب ہو جائیں

مزار سے ہندو نوجوان کا اغوا

محر، ۲۰ ستمبر ۲۰۱۱ء کو
نئی دہلی میں اپنے والد کے پیر سید محمد رفیع
کے مزار سے اغوا کر لیا گیا۔ اس کے چچا
پہلے دہلی کو مزار سے ایک پرچہ ملا ہے
جس پر لکھا ہے کہ ہم تمہارے بیٹے کو
اغوا کر رہے ہیں۔ انیل کا مزار پر صبح
روشن کرنے گیا تھا۔

روڈ نامہ "نولے وقت" لاہور
۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء

ایک خبر — ایک اقتباس

فنِ دین داری!

ایک مدت گزر جانے کے بعد "فنِ دین داری" کے ماہروں نے اپنا پیشہ چمکانے کے لئے ہندوؤں کی طرح
دیوتاؤں اور دیویوں سے ————— کی فوج تیار کر کے ان کے گرد ایک عظیم الشان
دیو مالاکا تانا بانا بن دیا —————

پھر —————

● اسلامی کاشی اور منہرا وجود میں آئے ————— اور

● مہمان گنیشوں اور مہرلیوں نے جنم لیا

● کھڑے پتھروں کی جگہ پڑے پتھروں نے قبروں کی شکل میں

اپنے استہان بنائے ————— اور

● "درشن" کا نام بدل کر ————— "ڈیارت" رکھا گیا!

● "پیر نام" کی جگہ ————— "سلام" نے لے لی ————— !!

● "ڈنڈوت" نے "سجدہ تعظیمی" ————— کا جامہ پہنا !!!

● پہیروں کے بجائے ————— "طواف" ہونے لگے !!!

● "پرشاد" ————— "تیرک" بن گیا —————

● "بکھن" نے "قوالی" ————— کا روپ دھار لیا —————

● اور یہ موجودہ "دین" ————— وجود میں آیا !!

(اقتباس) — "تقریباً آسمان نے" مولفہ، ڈاکٹر مسعودہ ابن ہشامی

غلاموں کو نصیحت

اِنَّكُمْ مَّا لَكُمْ فِيْ ظُلُمَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْبِزُوا أُنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝

الحجرات ۱۲-۱۱

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بُری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔“

الحجرات - ۱۱-۱۲

(ALLAH) The only way to Salvation.